596

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

غلام احمد قادیانی

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں دو بار

فی پرچہ تین پیسے

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی ۔۔ ششماہی للعہ سہ ماہی عا

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۱۱۹ | مورخہ ۱۵؍جون ۱۹۲۶ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۴؍ذی الحجہ ۱۳۴۴ھ | جلد ۱۳

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تین چار روز سے انفلوئنزا کے حملہ میں مبتلا رہیں۔ جس کے باعث حضور کو بہت تکلیف ہے۔ آج بخار بھی کم ہے اور سینہ میں جو بلغم یکایک جمع ہو گیا تھا۔ وہ نکلنا شروع ہوا ہے۔ آج نمونیا فلاجیکوجن کا ٹیکہ بھی کیا گیا ہے۔ احباب حضور کے لئے دردِ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ تکلیف کو دور فرمائے۔ اور جلد کامل صحت عطا فرمائے۔

حضرت اُم المومنین کو جو تکلیف تھی۔ اس میں کسی قدر کمی ہے۔

۱۰۔۱۱؍جون ۱۹۲۶ء کو موضع پھیرو چیچی میں جلسہ تھا جس میں چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم اے ناظر دعوت و تبلیغ اور چند دیگر مقررین نے تقریریں کیں۔

مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نائب ناظر دعوت و تبلیغ۔ مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری۔ مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی اور مولوی ظفر اسلام صاحب ڈیرہ بابا نانک اور اٹھوال (گورداسپور) کے جلسوں کے لئے ۱۲؍جون بعد نماز جمعہ تشریف لے گئے۔

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

گولڈ کوسٹ میں عید الفطر

۷۳ نئے احمدی

رمضان میں ختم قرآن

یہاں منگل کے روز ۱۶؍مارچ کی ۱۶؍تاریخ رمضان کا پہلا روزہ رکھا گیا۔ میں نے خدا تعالیٰ سے توفیق پاکر سارا قرآن شریف نماز تراویح میں سنایا۔ ایک ہفتہ تک بوجہ بیماری کے میں تراویح نہ پڑھا سکا۔ اور اس طرح قرآن کریم قریباً بائیس دن میں ختم ہوا۔ اللہ تعالیٰ احباب پر اپنی برکتیں نازل فرمائے۔ کہ انہوں نے صبر سے سنا۔ ورنہ ابتدائی حالت میں ہونے کے باعث دوستوں کا اتنی لمبی نمازیں کھڑا رہنا مشکل تھا۔

عید الفطر

جمعرات کے روز اپریل کی ۱۵ تاریخ عید الفطر منائی گئی۔ جو حسب معمول میں نے موضع ایکرافول میں جو یہاں سے ۲۷ میل پر واقع ہے۔ جاکر ادا کی۔ سالٹ پانڈ کے قریباً سب احمدی اور سکول کے سب بچے ساتھ گئے۔ اڑھائی تین سو کے درمیان احباب کا مجمع نماز کے وقت تھا۔ خطبہ عید میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تشریح کی۔ اور ان کو بجالانے کی طرف احباب کی توجہ منعطف کراتے ہوئے تبلیغ دین حقہ کی طرف دوستوں کو شوق دلایا۔ کہ سب سے پہلا فرض انسان کا یہی ہے۔ کہ جو آسمانی نور اس نے خود پایا ہے۔ وہ دوسروں کو بھی دکھائے۔ اور اس کی طرف ان کو بھی بلائے۔ اس ضمن میں تعلیم کی ضرورت بیان کرتے ہوئے کثرت کے ساتھ بچوں کو تعلیم الاسلام احمدیہ سکول سالٹ پانڈ میں بھیجنے کی تاکید کی

سکول کے سب مدرس کیا عیسائی اور کیا مسلمان میرے ساتھ تھے۔ سب نے باری باری مؤثر پیرایہ میں احباب کی توجہ اس طرف کھینچی۔ کہ سکول کو نہایت مضبوط کرنا چاہیئے۔ بچوں نے کئی قسم کی نظمیں سنائیں۔ جن میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی نظم نونہالان جماعت الخ اور سورہ فاتحہ کے تراجم یہاں کی لوکل زبان میں نظم شدہ شامل تھے۔ ان سب باتوں کا گاؤں

...کے بچوں اور ان کے والدین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اور چند ایک والدین نے اپنے بچے بھیجنے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ ان میں سے چار تو سکول میں آبھی گئے ہیں۔ اور باقی ۹ کے قریب اور آنے والے ہیں۔ اللھم زد فزد۔

مختلف جگہوں کا دورہ عید کے بعد خاکسار نے مختلف جماعتوں کا معائنہ کیا۔ جن میں سے بڑی بڑی جماعتیں یہ ہیں:۔ اباکوا (یہاں کی مسجد کا افتتاح خاکسار نے فروری ۱۹۲۵ء میں کیا تھا۔ اور یہ مسجد گولڈکوسٹ کی سب مسجدوں سے خوبصورت اور شاندار ہے) اباؤدم اشیام۔ دھنچرا۔ وغیرہ وغیرہ ثانی الذکر مقام کے لوکل حکمران بُت پرستی سے توبہ کرکے خدائے واحد کے پرستاروں میں شامل ہوکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی میں داخل ہوئے۔ رابع الذکر مقام کے خود مختار حکمران اگست ۱۹۲۵ء میں عاجز کے ہاتھ پر اسلام لاچکے ہیں۔ جس پر مضبوطی سے قائم ہیں۔ خدا سب کو مزید استقامت عطا فرمائے۔

چندہ سب مقامات سے قریباً اسّی پونڈ چندہ عمارت و چندہ عام وصول ہوا۔ یہ چندہ اس چندہ کے علاوہ ہے۔ جو پہلے ان مقامات سے وصول ہوچکا ہے۔

نئے احمدی ایام زیر رپورٹ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۳۷ مرد و زن عیسائیت اور بُت پرستی سے توبہ کرکے احمدیت میں شامل ہوئے۔ ان سب کے نام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور بھیجدیئے گئے ہیں۔ احباب کرام ان سب کے لئے اور خاکسار کے لئے بھی دعا فرمائیں ؎

سکول کی عمارت خدا کے فضل سے دیواریں مکمل ہوچکی ہیں۔ چھت ڈالنی باقی ہے۔ سالٹ پانڈ میں لکڑی نہیں ملتی۔ یہاں سے ۴۳ میل کے فاصلہ پر شہر سکنڈی سے لکڑی لانا پڑیگی۔ جس پر ہمیں بہت کرایہ خرچ کرنا پڑے گا۔ ہر بائیس فیٹ پر قریباً سات پونڈ کرایہ لگیگا۔ کوئی آسانی کی صورت سوچ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرے ؎

۲۲؍۴؍۲۶

خاکسار فضل الرحمٰن حکیم عفی اللہ عنہ از سالٹ پانڈ

اخبار احمدیہ

بیت المال کی طرف سے دورہ کرنے والے آج کل بیت المال کی طرف سے حسب ذیل دوست دورہ کررہے ہیں:۔

(۱) سید محمد علی شاہ صاحب - ضلع جالندھر۔ ہوشیارپور۔ کانگڑہ
(۲) مولوی محمد علی صاحب - پٹیالہ۔ نابھہ۔ انبالہ۔ لدھیانہ
(۳) مولوی عبداللطیف صاحب - علاقہ فیروزپور،
(۴) سید محمد شاہ صاحب - گوجرات۔ جہلم۔ میانوالی
(۵) قریشی امیر احمد صاحب - ضلع شاہ پور۔
(۶) مولوی عبدالعزیز صاحب - لائل پور۔ شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ

ان احباب کے سوا بعض دوستوں نے آنریری طور پر دورہ کرنا اپنے ذمہ لیا ہوا ہے۔ چودھری غلام محمد صاحب پولہ ضلع سیالکوٹ میں اور چودھری بانع الدین صاحب ضلع منٹگمری میں۔ احباب اِن دوستوں کی ہر طرح مدد فرمائیں۔

عبدالمغنی - ناظر بیت المال - قادیان

جھوؤں کا علاج سُنا گیا ہے۔ کہ ایک یونانی دوائی جس کا نام زاک ہے۔ اپنے اندر یہ تاثیر رکھتی ہے۔ کہ اگر اگر کسی کمرہ میں رکھدیا جائے۔ تو وہاں جوہا نہیں آتا۔ اگر کسی صاحب کو اس کے متعلق کچھ معلوم ہو تو مطلع کرکے مشکور فرمائیں۔

محمد صادق عفا اللہ۔ ناظر امور عامہ۔ قادیان

عید کا چاند

دارالامان میں جمعہ (۱۱ر جون) کی شام کو عید کا چاند نظر نہیں آیا۔ اگر بیرونجات میں دیکھا گیا ہو۔ تو بذریعہ تار اطلاع دیں۔ تا عید اضحی ایک ہی دن منائی جائے ؎

بیعت کا خط چودھری غلام مصطفےٰ صاحب ساکن ہردوزدال ضلع گورداسپور جو شیعہ خیالات رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری تحقیقات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اکثر کتابیں مطالعہ کرنے کے بعد ہر ایک طرح سے تسلی پاکر سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوگئے ہیں ان کا ایک خط آیا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں:۔ "کہ مرزا صاحب کی کتابوں میں جو رموز معرفت کوٹ کوٹ کر بھرے ہیں وہ پہلے لطف نہیں دیتے تھے۔ مگر اب دے رہے ہیں پہلے مخالفانہ نظر تھی۔ مگر اب تو خدا تعالیٰ کے فضل سے دل میں سرور پیدا ہوتا جاتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی غیب سے سمجھا رہا ہے۔ مجھے اب پہلی زندگی پر افسوس آرہا ہے۔ کہ میں کیوں اتنی مدت محروم رہا۔ مگر اس میں بھی

خداوند کریم کا کوئی بھید ہوگا۔ احباب جماعت احمدیہ ان کی تقویت ایمان کے لئے دُعا فرمائیں۔ ان کا دوسرا خط آیا ہے کہ پانچ چھ آدمی اور بیعت کرنے کو تیار ہیں۔

غلام محمد سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ امرتسر،

اعلان نکاح میرے لڑکے عزیز محمد دین کا نکاح بشیرہ بیگم بنت مستری کرم الدین صاحب بھاٹی دروازہ لاہور کے ساتھ چار سو مہر پر ۱۲ر جون مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار حسن دین۔ احمدیہ سائیکل ورکس نِسبت روڈ لاہور

الفضل چھ ماہ کے لئے مُفت چودھری محمد حسین صاحب ہیڈ کلرک لیگل ریممبرنس آفس لاہور اپنے ہاں ولادت فرزند نرینہ کی خوشی میں چھ ماہ کے لئے کسی حاجتمند کے نام مفت الفضل جاری کراتے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ (مینیجر)

درخواست دُعا حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کچھ عرصہ سے بعارضہ کمی خون و دورہ غشی بیمار ہیں۔ احباب جانتے ہیں۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رشتہ دار۔ پُرانے اصحابی اور جماعت کے اعلیٰ کارکن ہیں۔ تمام احباب کرام ان کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار شیخ احسان علی از قادیان

(۲) خاکسار اور ماسٹر نذیر احمد صاحب ابن حقانی مرحوم نے امسال امتحان ایف اے کا دیا ہے۔ جملہ برادران جماعت احمدیہ سے درخواست ہے۔ کہ وہ ہم دونوں اور دیگر مختلف امتحان دینے والے احمدی طلبا کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار شریف احمد گھٹالیاں ضلع سیالکوٹ

(۳) میری بیوی بدستور بیمار ہے۔ کوئی افاقہ نہیں۔ ڈیڑھ ماہ سے زیادہ عرصہ علاج بھی ہوچکا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسے صحت عطا فرمائے۔

خاکسار حکیم محمد فیروز الدین از لاہور میو ہسپتال۔

(۴) میری صحت کچھ عرصہ سے خراب ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم محض اپنے فضل سے مجھے کامل صحت بخشے۔

خاکسار سید نذیر حسین۔ گھٹالیاں ضلع سیالکوٹ

(۵) مہاشہ منشی فضل حسین صاحب مہاجر لاہوری کا ۱½ سالہ بچہ محمد شریف ۷ر جون فوت ہوگیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ والدین کو صبر جمیل کے ساتھ نعم البدل بھی عطا فرمائے۔

خاکسار نذیر احمد چغتائی۔ قادیان

دُعائے مغفرت والدم مولوی بدر الدین صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ ملتان عرصہ ایک سال متواتر بیمار رہکر ۱۷ر جون ۱۹۲۶ء کو فوت ہوگئے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

یوم سہ شنبہ قادیان دار الامان - ۱۵ر جون ۱۹۲۶ء

غیر مبایعین کو اپنے ایک منصوبہ میں شرمناک شکست

(از جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل)

احباب کرام کو معلوم ہے۔ کہ الفضل ۲۰ر اپریل ۱۹۲۶ء میں میاں عمر الدین صاحب و میاں الٰہ بخش صاحب ساکنان بنگہ ضلع جالندھر کی نسبت نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے اعلان ہوا تھا۔ کہ ان ہر دو کو بوجہ غیر احمدیوں میں اپنی لڑکیوں کا رشتہ کرنے کے جماعت احمدیہ سے خارج کیا جاتا ہے۔ یہ اعلان دیکھتے ہی پیغام بلڈنگس کو فتنہ انگیزی کا موقعہ مل گیا اور جھٹ ۸ر مئی ۲۶ء کو ایک خط ان کے نام لکھ دیا۔ جو درج ذیل ہے:۔

مکرم و معظم برادرم میاں عمر الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اخبار الفضل سے معلوم ہوا۔ کہ قادیانی جماعت نے محض تنگدلی اور تعصب کی بناء پر آپ کو احمدیت سے خارج کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ ہمیں یہ معلوم کر کے اُن کی تنگدلی پر سخت تعجب ہوا۔ کہ اگر ان کی جماعت کے دولتمند لوگ اپنی لڑکیاں غیر احمدیوں کو دیں۔ تو ان کو جماعت سے خارج نہیں کیا جاتا۔ لیکن ایک غریب احمدی بھائی اگر ایسا کرے۔ تو اُسے جماعت سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ آپ یقیناً سمجھیں۔ کہ آپ کو احمدیت سے کوئی شخص نہیں نکال سکتا۔ جس طرح قادیانیوں کے فتووں سے کوئی مسلمان کلمہ گو کافر نہیں بن سکتا۔ اسی طرح ان کے اعلانوں سے کوئی شخص احمدیت سے نہیں نکل سکتا۔

اگر غیر احمدیوں کو لڑکی دینے سے کوئی شخص احمدیت سے خارج ہو سکتا ہے۔ تو سب سے پہلے میاں محمود احمد صاحب کے خسر ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کو جماعت سے خارج کرنا چاہئیے جنھوں نے اپنی چھوٹی لڑکی یعنی میاں محمود احمد صاحب کی سگی سالی ایک غیر احمدی[1] کے نکاح میں دی۔ جو ابھی تک غیر احمدی ہے۔ اور حضرت مولوی نور الدین صاحب نے وہ نکاح پڑھایا۔ پھر میاں محمود احمد صاحب کے مرید میاں شمس الدین صاحب چمڑے والے نے اپنی دو لڑکیاں اپنے ایک غیر احمدی رشتہ دار کو جو سلسلہ کا مخالف ہے، دیں، اور میاں محمود احمد صاحب کو اس کا بخوبی علم ہے۔ پھر محمد حسین صاحب پنشنر جج نے اپنی لڑکی ایک غیر احمدی کو دی لیکن قادیانیوں نے انہیں جماعت سے خارج نہیں کیا اگر ان کے اصول سچے تھے۔ تو سب سے پہلے ان بڑے لوگوں کو جماعت سے خارج کرنا تھا۔

آپ یقین سمجھیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کا یہ مذہب ہرگز ہرگز نہ تھا۔ کہ غیر احمدی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں آپ نے ہرگز ہرگز کسی کلمہ گو پر کفر کا فتویٰ نہیں لگایا۔ اور نہ ہی ان کے جنازے پڑھنے سے روکا۔ اور نہ ہی غیر احمدیوں کو لڑکیاں دینے سے منع کیا۔ میں آپ کو ایک رسالہ بھیجتا ہوں۔ جس سے آپ پر قادیانیوں کی غلطی واضح ہو جائیگی۔ ہم شروع سے جماعت قادیان کی غلطیوں سے احمدی بھائیوں کو آگاہ کرتے رہے ہیں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ انہوں نے کچھ توجہ نہیں کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ اب ذرا ذرا سی بات پر یا تو جماعت سے خارج کر دیئے جاتے ہیں۔ اور یا ان کو منافق بن کر رہنا پڑتا ہے۔

آپ یہ خط میاں الٰہ بخش صاحب کو بھی سُنا دیں۔ اور اپنے آپ کو جماعت سے خارج نہ سمجھیں۔ بلکہ آپ اگر اسلام کے پابند اور حضرت صاحب یعنی حضرت مسیح موعودؑ کو سچا سمجھتے ہیں تو آپ پکے احمدی ہیں۔ آپ ہمت اور جرأت سے کام لیں اور اس قادیانی نئے مذہب کی تردید کریں۔ اور دوسرے احمدیوں کو بھی جو راہ راست سے بھٹک گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم پر قائم کریں۔ براہ مہربانی جواب سے اطلاع دیں۔ والسلام۔ خاکسار۔ محمد منظور الٰہی اسسٹنٹ سکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام۔ احمدیہ بلڈنگس۔ لاہور"

یہ خط خدا جانے کیا کیا دلآویز اُمیدیں اور دلفریب آرزوئیں سینے میں رکھ کر لکھا گیا ہوگا۔ مگر اس کا جواب جو ان غیرتمند احمدیوں نے دیا۔ اس نے ان کے خرمن امید پر بجلی گرا دی ہوگی ملاحظہ ہو۔ ان کا خط بنام اسسٹنٹ سکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام۔

"مکرمی اسسٹنٹ سکرٹری انجمن اشاعت اسلام لاہور

السلام علیکم۔ ہماری غلطی اور سخت غلطی تھی۔ کہ ہم نے غیر احمدیوں کو لڑکی دی۔ ہمارے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے جو حکم صادر فرمایا ہے۔ بالکل صحیح اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم کے مطابق ہے۔ ہم بحضور حضرت اقدس درخواست معافی بھیجنے والے ہیں۔ اُمید ہے کہ حضور ہماری فروگذاشتوں کو معاف فرمائیں گے۔

العبد۔ عمر الدین کھٹیک بنگہ۔"

اور پھر مطالعہ ہو معافی نامہ بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بحضور فیض گنجور سیدنا امامنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ حضور والا خاکسار نے بے شک اپنی لڑکی کا رشتہ غیر احمدیوں سے کر دیا تھا جس پر سکرٹری بنگہ کی رپورٹ سے حضور نے مجھے جماعت سے خارج کر دیا ہے۔ عالی جاہا! حضور کا حکم صحیح ہے۔ اور بیشک خدا کے لئے ہے۔ اور ہماری بہتری کے لئے ہے۔ اب خاکسار اپنے اس گناہ کی معافی مانگتا اور آئندہ کے لئے یہ تحریری عہد بدر بروئے سکرٹری و امیر جماعت احمدیہ بنگہ بحضور خدمت عالیہ ارسال کرتا ہے۔ آئندہ میری دو لڑکیاں جو قابل شادی ہیں۔ کسی غیر احمدی کو نہیں دونگا اگر احمدیوں کو دونگا۔ لہذا اُمیدوار ہوں۔ کہ حضور میری فروگذاشت پر چشم پوشی فرماتے ہوئے ترحم خسروانہ سے معاف فرمائیں گے۔ اور عاجز کیلئے دعا فرمائینگے والسلام ۲۶/۵/۲۶

العبد۔ عمر الدین کھٹیک احمدی۔ بنگہ ضلع جالندھر۔

دستخط۔ نور محمد احمدی۔ امیر جماعت احمدیہ بنگہ

دستخط۔ رحمت اللہ احمدی سکرٹری جماعت احمدیہ بنگہ۔"

دُنیا کے سعید الفطرت و انصاف پسند! اس گمراہ کن تحریک اور پھر اس کا مومنانہ جواب ملاحظہ کریں۔ اور دیکھیں کہ ورغلانے والے اپنے نفوس پر قیاس کرتے ہوئے کیا سمجھے۔ اور کیا عالی مرتبہ اخلاص ہے اس جماعت احمدیہ کا۔ کہ جس کے وہ افراد جن میں کوئی ایک کمزوری بھی پائی جاتی ہے۔ وہ بھی وہ اپنے اخلاص کے لحاظ سے صحابہ کے مثیل ہیں۔ کیا ناظرین کو وہ تاریخی واقعہ یاد ہے۔ جب کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ایک جنگ میں پیچھے رہنے کی وجہ سے معتوب بارگاہ ہوئے تو بادشاہ غسان نے ایک ایلچی کے ذریعہ اسی مضمون کا ایک خط بھیجا کہ ہم سُنتے ہیں "تمہارے صاحب محمدؐ نے تم پر ظلم کیا ہے۔ اور یہ تمہاری شان کے لائق نہیں۔ تم ہمارے پاس چلے آؤ۔" (ملاحظہ ہو صحیح البخاری) تو اس غیرت کے مجسمہ اخلاص کی رُوح نے کیا مُنہ توڑ جواب دیا۔ وہ خط اُٹھا کر تنور میں جھونک دیا۔ آج تیرہ سو برس کے بعد پیغام بلڈنگس کا کارپرداز دو احمدی جماعت کے افراد کو غلط فہمی سے اپنا شکار سمجھتے ہوئے اسی مضمون کا خط لکھتا ہے۔ جس میں واجب الاطاعت امام مسیح موعودؑ کے حسن و احسان میں نظیر کو تنگدل متعصب اور ظالم ٹھہراتا ہے۔ لیکن جواب کیا ملتا ہے ؎

بروایں دام برجائے دگر نہ ٭ کہ عنقا را بلند ست آشیانہ

[1] کیا وہ احمدی تھی؟

[1] امیر نوٹس لیا گیا تھا اور حضور کے مطابق مناسب کارروائی ہوئی تھی

[2] ہر امر میں انصاف سے حالات اصلیت کے مطابق کارروائی ہوئی ہو۔

اُف! کس قدر شرم آئی ہوگی۔ خط لکھنے والے کو اور ان محرکین ضلالت کو۔ اس واقعہ نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ مرکز قادیان سے وابستہ احمدی جماعت ہی صحابہ کی مثیل ہے۔ اور ان کا اخلاص ان کی غیرت ایمانی کی وہ اعلیٰ شان ہے۔ کہ ان کے کمزور سے کمزور بھی ان پیغام بلڈنگس کے خشب مسنّدہ سے بڑھے ہوئے ہیں۔ اور ان کا کوئی اثر اور کوئی ترغیب ماننے کے نہیں۔

اشداء علی الکفار رحماء بینھم۔

ہم اخیر میں اس فریب انداز گمراہ کن تشریح کا بھی ازالہ کرنا چاہتے ہیں۔ جو پچھلے دنوں اور اس خط میں پیغام بلڈنگس کی طرف سے کی گئی ہے۔ کہ جس کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ جماعت سے خارج کرنے کا اعلان کرتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب ہوتا ہے۔ کہ وہ احمدی نہیں رہا۔ احمدی ہونا تو ایمانی امر ہے۔ تصدیق بالقلب و اقرار باللسان اس کے شاہد و نشانات ہیں۔ یہ کہنا کہ حضور نے فلاں کو احمدیت سے خارج کر دیا نادانی کی بات ہے۔ البتہ جماعت سے خارج کرنا ہو سکتا ہے۔ جس سے یہ مُراد ہے۔ کہ وہ اس نظام میں شامل نہیں سمجھا جائے گا۔ جو خدا تعالےٰ نے اپنے مقرر کردہ خلیفہ کے ذریعے قائم کیا۔ پس جماعت کے دوسرے افراد اس سے وہ خاص برادرانہ تعلق نہیں رکھیں گے۔ اس سے چندہ نہیں لیا جائے گا۔ نہ یہ کہ وہ احمدی ہی نہیں۔ جب تک وہ خود احمدی ہونے کا مقر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام دعاوی پر سچے دل سے ایمان لاتا ہے۔ اور آپ کے تمام احکام کو واجب التعمیل اور خیر و برکت کا موجب یقین کرتا ہے۔

یہ بھی مخفی نہ رہے۔ کہ اگر کسی احمدی کی لڑکی غیر احمدی ہو سا اور وہ بالغہ ہو۔ تو اُسے کیونکر مجبور کیا جا سکتا ہے کہ وہ احمدی ہی سے شادی کرے۔ دین میں جبر و اکراہ کا کام نہیں۔ البتہ ماں باپ کا اتنا ہی فرض ہے کہ وہ زور دیں۔ کہ وہ احمدی مرد سے شادی کرے۔ اس پر بھی وہ بالغہ نہ مانے۔ تو بحوالۂ خدا۔ پس پیغام بلڈنگس کے مکین جو اس قسم کے گذشتہ حوالے پیش کر کے لوگوں کو غلط فہمی میں ڈالتے ہیں۔ ان کو خوفِ خدا سے کام لیتے ہوئے فتنہ اندازی سے باز رہنا اور عاقبت اندیشی سے کام لینا چاہیئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ تجربہ خود انکو سمجھا دیگا۔ اور دکھائے گا۔ کہ احمدی لڑکیوں کا رشتہ ناطہ غیر احمدیوں میں کس قدر مضر و نقصان رساں ثابت ہوتا ہے۔ اگر وہ آنکھیں کھول کر دیکھیں تو اب بھی کئی واقعات خود انہی میں سے ان کی عبرت کے لئے کافی ہیں۔ افسوس تو یہ ہے۔ کہ وہ اپنے آرگن کے اخلاقات بھول جاتے ہیں۔ جو کسی وقت کیا گیا تھا کہ رشتے ناطے آپس ہی میں ہونے چاہئیں۔

غیر احمدیوں کو لڑکی دینے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ممانعت

غیر مبائعین کی انجمن کے اسسٹنٹ سکرٹری صاحب نے اپنے خط میں میاں عمر الدین و الٰہی بخش صاحبان کو ورغلانے اور دھوکہ دینے کے لئے جہاں اور کئی ایک غلط بیانیاں کیں۔ وہاں یہ بھی لکھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نیک غیر احمدیوں کو لڑکیاں دینے سے منع نہیں کیا۔ یہ ایسی صریح غلط بیانی کی ہے۔ جس کی توقع کسی دیانتدار آدمی سے ہرگز نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بالکل صاف اور واضح ارشاد موجود ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"کچھ بھی ضرورت نہیں۔ کہ ایسے لوگوں سے ہماری جماعت نئے تعلق پیدا کرے۔ جو ہمیں کافر کہتے اور ہمارا نام دجال رکھتے ہیں۔ یا خود تو نہیں مگر ایسے لوگوں کے تابع ہیں"

ان الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام غیر احمدیوں سے بلا کسی قسم کی استثناء کے رشتہ داری کا تعلق پیدا کرنے سے روک دیا ہے۔ کیونکہ غیر احمدیوں کی دو ہی قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو کھلم کھلا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کرتے ہیں۔ اور دوسرے وہ جو ایسا تو نہیں کرتے۔ لیکن مخالف اور معاند مولویوں کے زیر اثر ہونے کی وجہ سے آپ کو قبول بھی نہیں کرتے۔

پھر اس امر پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسقدر زور دیا کہ فرماتے ہیں:-

"یاد رہے کہ جو شخص ایسے لوگوں کو چھوڑ نہیں سکتا وہ ہماری جماعت میں داخل ہونے کے لائق نہیں۔ جب تک پاکی اور سچائی کے لئے ایک بھائی بھائی کو نہیں چھوڑے گا۔ اور ایک باپ بیٹے سے علیحدہ نہیں ہوگا۔ تب تک وہ ہم میں سے نہیں۔"

(فتاویٰ احمدیہ جلد دوم صـ)

ان سطور سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غیر احمدیوں کو رشتہ دینے کے متعلق کس زور سے منع فرمایا ہے۔ چونکہ اسلام نے اہل کتاب کی عورتوں سے بھی شادی کر لینے کی اجازت دے رکھی ہے۔ اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غیر احمدیوں کی لڑکیاں لینے سے بھی منع فرمایا ہے۔ لیکن غیر مبائعین کے سامنے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مندرجہ بالا ارشاد رکھا جائے تو وہ یہ کہدیا کرتے ہیں۔ یہ تو لڑکی اور لڑکے ہر دو کے نکاح کے بارے میں ہے۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے غیر احمدیوں کو نہ لڑکی دینے اور نہ ان کی لڑکی لینے کا حکم دیا ہے۔ لیکن چونکہ آج تک غیر احمدیوں کی لڑکیاں لی جاتی ہیں۔ اس لئے لڑکیاں دینے کا حکم بھی ساقط ہوگیا۔

مگر اس حیلہ اور بہانہ کا ازالہ نہایت کھلے الفاظ میں ایک دوسری جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طرح فرما دیا ہے:-

"غیر احمدی کی لڑکی لے لینے میں حرج نہیں ہے کیونکہ اہل کتاب عورتوں سے بھی نکاح جائز ہے۔ بلکہ اس میں تو فائدہ ہے۔ کہ ایک اور انسان ہدایت پاتا ہے۔ اپنی لڑکی کسی غیر احمدی کو نہ دینی چاہیئے اگر ملے۔ تو بے شک لو۔ لینے میں حرج نہیں اور دینے میں گناہ ہے۔" (الحکم ۱۴ر اپریل ۱۹۰۸ء)

یہ الفاظ جہاں اس بات کو رد کر رہے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غیر احمدیوں کی لڑکیاں لینے کی بھی ممانعت فرمائی ہے۔ وہاں یہ بھی ثابت کر رہے ہیں۔ کہ کسی غیر احمدی کو بھی لڑکی دینے کی آپ نے اجازت نہیں دی۔ اور اسے گناہ قرار دیا ہے۔

ایسے صریح حکم کی موجودگی میں غیر مبائعین کا یہ کہنا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غیر احمدیوں کو لڑکیاں دینے سے منع نہیں کیا۔ صریح کذب بیانی اور دھوکہ دہی نہیں۔ تو اور کیا ہے۔

سکھوں کے متعلق ایک رسالہ

ایک آٹھ صفحہ کا ٹریکٹ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب بی اے (سابق سردار مہر سنگھ جی) نے چھپوایا ہے۔ جس میں مختصر مگر نہایت کامیاب مباحثوں کا ذکر ہے۔ قادیان کے سردار پرتاب سنگھ جی نے اس بات کا ایک تحریری معاہدہ سردار عبد الرحمٰن صاحب بی اے کو دیا کہ اگر سکھ ازم کی مستند اور مسلمہ کتب سے مجھے یہ دکھا دیا جائے۔ کہ حضرت گورو نانک علیہ الرحمۃ بجائے "واہ گورو جی کی فتح" اور "ست سری اکال" کے "السلام علیکم" کہا کرتے تھے۔ تو میں اسی وقت مسلمان ہو جاؤں گا۔ اس پر سردار عبد الرحمٰن صاحب بی اے نے خالصہ مت کی کئی ایک مستند اور مسلمہ کتب سے حضرت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

طاعون کے دنوں میں پوری پوری احتیاط کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہٖ

(فرمودہ ۴ ر جون ۱۹۲۶ء)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میرا منشا تو آج ایک اور موضوع پر خطبہ کہنے کا تھا۔ لیکن جمعہ کی نماز پر آنے سے پہلے چند ایسے محرکات پیدا ہو گئے ہیں۔ کہ مجھے وہ موضوع بدلنا پڑا۔

طاعون پیدا ہونے کے اسباب

ہمارے دوستوں کو معلوم ہے۔ کہ قادیان میں بعض کیس طاعون کے ہوئے ہیں۔ اگرچہ یہ ایک خطرناک بات ہے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ خطرناک بات یہ ہے۔ کہ متواتر بعض محلوں اور علاقوں میں سے چوہے نکل رہے ہیں۔ بلکہ بیسیوں گھر ایسے ہیں جن سے پلیگ کے مرے ہوئے چوہے نکلے۔ درحقیقت طاعون کا کیس اتنا خطرناک نہیں جتنا چوہا۔ کیونکہ سب سے پہلے یہ بیماری چوہے کو ہوتی ہے اور چوہے سے پھیل کر انسان کو لگتی ہے۔ چوہے کے جسم میں اس بیماری سے ایک زہر پیدا ہو جاتی ہے جو بعد ازاں پھیل جاتی ہے۔ چوہے پر بیٹھنے والی مکھی جو ہوتی ہے وہ گویا چشمہ ہوتی ہے طاعون کا کیونکہ زہر کے پھیلانے کا وہی بڑا سبب ہوتی ہے۔ جب چوہا مر جاتا ہے۔ تو وہ اس سے اڑ کر انسان پر آبیٹھتی ہے۔ اور اس طرح وہ طاعون کے پھیلانے کا باعث ہو جاتی ہے۔ پس طاعون کے بیمار کا وجود اتنا خطرناک نہیں جتنا کہ چوہوں کا۔

قادیان اور دوسرے علاقے

مجھے نہیں یاد کہ کبھی پہلے بھی اس رنگ میں یہاں سے چوہے نکلے ہوں۔ ممکن ہے کبھی نکلے ہوں اور مجھے بچپن کی وجہ سے یاد نہ ہو۔ مگر طاعون ۱۹۰۳ء سے ۱۹۰۴ء یا ۱۹۰۵ء تک یہاں ہوئی۔ اس کے بعد اگر کبھی پڑی تو خدا کے فضل کے ماتحت ایسی سخت نہیں جیسی اور علاقوں میں۔

ہوشیار باش!

ممکن ہے۔ یہ بات مجھے یاد نہ رہی ہو مگر جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے چوہے اس کثرت کے ساتھ یہاں سے کبھی نہیں نکلے۔ جس کثرت کے ساتھ اب نکل رہے ہیں۔ یہ کثرت بتاتی ہے کہ زہر خطرناک صورت بن چکی ہے۔ پس دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ ہوشیار ہو جائیں۔ اور اس قبل از وقت خبر سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ خدا تعالےٰ نے تو پہلے اطلاع دے دی۔ اب یہ انسان کا کام ہے۔ کہ وہ اس سے فائدہ اٹھائے یا اس سے بے پروائی کر کے نقصان۔

مَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا

خدا تعالےٰ ہمیشہ آنے والی مصیبت اور آنے والے عذاب سے پہلے لوگوں کو ہوشیار کر دیتا ہے۔ قرآن شریف میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کبھی ہم عذاب نہیں بھیجتے جب تک رسول مقرر نہ کر لیں۔ تا لوگ یہ نہ کہیں۔ کہ ہم کو آگاہ نہیں کیا گیا تھا۔ یہ قانون صرف روحانیات میں ہی نہیں بلکہ جسمانیات میں بھی چلتا ہے۔ چنانچہ یہ بات ہر روز مشاہدہ میں آتی ہے۔ کہ بعض آنے والے واقعات کا کچھ نہ کچھ انعکاس پہلے ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور یہ سب ہی جگہ ہے۔ اور سب ہی اس کو مانتے ہیں۔ حتیٰ کہ انگریزی زبان میں اس کے متعلق ایک ضرب المثل بھی ہے۔ کہتے ہیں Coming events casts their shadow beforehand. کہ آنے والے واقعات پہلے ہی اپنی جھلک دکھا دیتے ہیں۔ گویا وہ ایک اطلاع ہوتی ہے۔ کہ ہوشیار ہو جاؤ۔ اس کے بعد یہ واقعہ ہونے والا ہے۔ یہی حال پلیگ کا ہے۔ پلیگ جہاں پھوٹنے والی ہوتی ہے۔ وہاں سے کچھ عرصہ پہلے مرے ہوئے چوہے نکلتے ہیں۔ یہ مرے ہوئے چوہے اطلاع ہوتے ہیں جو انسان کو ہوشیار کرنے کے لئے پیش از وقت دی جاتی ہے۔

موت کے سوا سب کا علاج ہے

حدیث میں آتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ہر بات کا علاج پیدا کیا ہے۔ اور تدبیر سے انسان بہت کچھ حاصل کر سکتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں۔ لکل داءٍ دواء الا الموت۔ موت کو چھوڑ کر سب مرضوں کیلئے علاج ہے پس طاعون جو کہ بہت ہی خطرناک مرض ہے۔ اس سے بچنے کے ذرائع بھی موجود ہیں۔ یہ نہیں فرمایا۔ کہ ہر شخص کا علاج ہے۔ بلکہ یہ فرمایا ہے۔ ہر بیماری کا علاج ہے۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ کوئی شخص طاعون سے نہ بچے لیکن یہ بات ضرور ہے۔ کہ اس زہر کا ازالہ موجود ہے۔

بے توجہی

طاعون کے زہر کا ازالہ تو بہرحال موجود ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ لوگ اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ یہاں ہم نے انتظام کیا تھا۔ کہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب لیکچر دیں۔ اور لوگوں کو طاعون کے زہر سے بچنے کی تدابیر سے واقف کریں۔ ڈاکٹر صاحب نے لیکچر تو دیئے۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ لیکچروں کی طرف بہت کم توجہ کی گئی ہے۔ اور اس طرف سے اعراض کر لیا گیا۔ اور کانوں میں انگلیاں دے لی گئیں۔ حالانکہ یہ لوگوں ہی کے فائدہ کی بات تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار توجہ دلائی تھی۔ کہ اگر کسی جگہ سے چوہے نکلیں۔ تو اس جگہ کو فوراً چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور چوہے کو وہیں جلا دینا چاہیئے کیونکہ اس پر سینکڑوں مچھر ہوتے ہیں جو اس سے اڑ کر ادھر ادھر بکھر جینگے۔ اور پھر انسانوں پر بیٹھیں گے۔ جس سے طاعون پھیلے گی لیکن اگر چوہا وہیں جلا دیا جائے گا۔ تو ایسے تمام مچھر بھی وہیں جل جائیں گے۔ اور طاعون پھیلنے کا باعث نہ ہو سکیں گے۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ جن لوگوں کے گھروں سے چوہے نکلتے ہیں۔ وہ انہیں گلی میں پھینک دیتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ بلا جو ایک پر پڑنی تھی سب پر اسکے پڑنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ ایسے چوہوں کو اپنے گھروں سے باہر پھینک دینے کے یہ معنے نہیں۔ کہ پھینکنے والے خود اس سے محفوظ ہو گئے یا یہ کہ ان کا گھر اب اس زہر سے خالی ہو گیا۔ بلکہ اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ جو زہر پہلے اکیلے ان کے گھر میں تھا۔ وہ اب محلہ بھر میں پھیل گیا۔ اور اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے۔ کہ ان کے ایسا کرنے سے ان کے گھر سے زہر نکل گیا۔ تو کیا جب وہ زہر محلہ بھر میں پھیلنے لگے گا۔ ان کا گھر محلہ سے باہر ہو جائے گا۔ اور وہ اس میں نہ آئے گا۔ یاد رکھو۔ اگر تم اس طرح موت سے بچ بھی سکتے۔ تب بھی اسلام تمہیں اس کی اجازت نہیں دیتا کہ تم اپنی تو جان بچا لو۔ اور دوسرے بہت سے لوگوں کی جانیں خطرہ میں ڈال دو۔ اگر کوئی مر رہا ہو تو کیا کسی کو مار کر بچ سکتا ہے۔ لیکن اگر ایسا ہو بھی تو بھی یہ جائز نہیں۔ کہ دوسروں کو مار کر اپنی جان بچائے۔ پس لوگوں کا چوہوں کو گلیوں میں پھینکنا یہی معنے رکھتا ہے۔ کہ وہ دوسروں کو بھی اپنے ساتھ موت میں ملانا چاہتے ہیں۔ مگر میں ان سے کہتا ہوں۔ انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر وہ ان کو جلا دیں تو گھر کا زہر بھی کم ہو جائے اور دوسرے لوگ بھی بچ جائیں۔ پس یہ ایک ظالمانہ بات ہے۔ کہ ہلاکت کو جانتے ہوئے ہلاکت میں پھنسا جائے۔ اور نہ صرف خود ہی پھنسا جائے بلکہ دوسروں کو بھی پھنسایا جائے۔ پس احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ خاص طور پر اس بات کا خیال رکھیں۔ کہ اگر کسی جگہ ایسا چوہا نکلے۔ تو بجائے گلی میں پھینکنے کے مٹی کا تیل ڈالکر اسے وہیں جلا دیا جائے۔

طریق احتیاط

ایسے موقعوں پر تو یہ کرنا چاہیئے۔ کہ سب ردی چیزوں کو بھی جلا دیا جائے۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ کہ وہ پرانی پرانی چیزوں کو سنبھال کر رکھتے ہیں۔ مثلاً ایک ٹوکری ہے جو بالکل شکستہ ہے۔ کسی کام

نہیں آسکتی۔ لیکن ایک شخص اسے بھی سنبھالتا ہے۔ کہ یہ فلاں وقت کام آئیگی۔ اب یا تو فلاں وقت وہ کام آئے گی یا وہ ہلاکت کا باعث بنے گی۔ کیونکہ وہ دوسری ایسی ہی چیزوں میں اضافہ کا باعث ہوگی جو ردی ہوتی ہیں۔ اور جو اس قسم کی وبائی امراض کے پھیلنے کا باعث ہو جاتی ہے۔ پس ایسی تمام ردیات کو جلا دینا چاہیئے۔ اور ان کا مطلقاً لالچ نہیں کرنا چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود (ع) کا طریق عمل

کئی سالوں کی بات ہے۔ جب طاعون پڑی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام ردی اشیاء جلوا دیں۔ اور میں نے خود دیکھا۔ کہ آپ (ع) نے چند بڑے بڑے بستے جن میں کاغذات وغیرہ تھے نکلوا کر جلا دیئے۔ انہیں میں ایک وہ بستہ بھی جلا دیا جس میں گالیوں کے خطوط تھے۔ اور بعد ازاں جب لوگوں کو پتہ لگا۔ کہ اب وہ خطوط تو ان کے پاس ہیں نہیں جن کا مختلف کتابوں میں ذکر ہے تو بعض نے اعتراض بھی کئے کہ وہ خطوط کہاں ہیں۔ مگر آپ (ع) نے اس بات کی پرواہ نہ کی۔ کیونکہ یہ خدا کے بنائے ہوئے قانون ہیں اور احتیاط ہر ایک کے لئے ضروری ہے۔ اور اس احتیاط سے کام لینا ہر ایک کا فرض ہے۔ پس ردی سامان کو جلا دینا چاہیئے۔ اور بالکل اس بات کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے کہ نقصان ہوتا ہے۔ کیونکہ اول تو یہ کوئی نقصان نہیں۔ کیونکہ یہ ردی ہی تو تھا۔ لیکن اگر کچھ نقصان ہو بھی تو بھی جان کے مقابلہ میں اس کی کیا حقیقت ہے پس تمام ردی سامان جلا دینا چاہیئے۔ چوہوں کو مارنا چاہیئے زہر کی گولیاں ڈالکر یا چوہے دان رکھکر اور جہاں تک ہو سکے۔ اس مکان کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ جس میں سے چوہے نکلے ہوں اور اس میں واپس نہ آیا جائے۔ جب تک کہ یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ اب اس میں خطرہ نہیں۔

چھپر ڈال لئے جائیں

یہ سوال کہ مکانوں کو چھوڑ کر کہاں جائیں۔ کوئی ایسا مشکل سوال نہیں۔ شہر کے باہر کھلے میدان میں چھپر ڈال لئے جائیں۔ آخر موت سے بڑھ کر یہ تکلیف دہ نہ ہونگے۔ اس لئے اپنی حفاظت اور اپنے عزیزوں کی خیر مناتے ہوئے باہر چلے جانا چاہیئے۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ بہ نسبت گھروں کے چھپروں میں تکلیف ہوگی۔ خرید و فروخت میں بھی تکلیف ہوگی۔ دھوپ کی شدت بھی ستائے گی۔ تپش بھی ہوگی۔ لو بھی چلے گی۔ اور اور تکلیفیں بھی ہونگی۔ مگر اس میں بھی کچھ شک نہیں کہ ان تکلیفوں کے برداشت کرنے سے ایک بہت بڑی تکلیف سے نجات بھی حاصل ہوگی۔ اور نہ صرف خود ہی کو نجات ہوگی۔ بلکہ اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں اور قریبیوں اور دوستوں کو بھی ہوگی۔ اور پھر یہ تکلیفیں ہمیشہ رہنے والی تکلیفیں بھی نہیں عارضی اور وقتی ہیں۔ پس ان کو برداشت کرنے سے نہیں ہچکچانا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں جب طاعون پڑی۔ تو آپ (ع) نے قادیان سے باہر چلے جانے کا حکم دے دیا۔ مجھے یاد ہے۔ کہ لوگوں نے ڈھاب کے باہر اس طرف کھیتوں میں چھپر ڈال لئے تھے۔ اور ان میں رہتے تھے۔ اب بھی اگر ایسی ضرورت پیش آئے۔ تو باہر چھپر ڈال لئے جا سکتے ہیں۔

کثرت سے استغفار

دوستوں کو چاہیئے۔ کہ جہاں وہ ان تدابیر سے کام لیں۔ وہاں خصوصیت سے استغفار بھی کریں۔ اور اپنے گناہوں کی معافی چاہیں۔ کیونکہ طاعون عذابوں میں سے ایک عذاب ہے۔ پس کثرت سے استغفار کرنا چاہیئے۔ اور اپنی کمزوریوں کو دور کر کے خدا کے سامنے عجز و انکسار کرنا چاہیئے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ مومن کے لئے طاعون کی موت شہادت کی موت ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ ایسی موت سے دشمن کو استہزاء کا موقع ملتا ہے۔ اور بہت سے کمزور لوگوں کو اس سے ٹھوکر لگتی ہے۔ شہادت خوشی کا باعث ہوتی ہے۔ مگر وہی شہادت خوشی کا باعث ہوتی ہے۔ جس سے کسی کو ٹھوکر نہ لگے۔ پس چاہیئے۔ کہ ایسی شہادت پائی جائے جو خوشی کا باعث ہو اور ایسی شہادت سے بچنے کی کوشش کی جائے۔ جس سے دوسروں کو ٹھوکر لگے۔ آپس کے معاملات کو درست کرنا چاہیئے۔ آپس کی لڑائیوں اور فسادوں کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ کیونکہ آپس کی لڑائیوں اور فسادوں سے بھی عذاب آتے ہیں۔ حدیثوں میں آتا ہے۔ بدظنی پر بھی عذاب آتا ہے۔ اور ایسے لوگوں پر سے اللہ تعالےٰ کی رحمت اٹھ جاتی ہے جو بدظنی کرتے ہیں۔ اور لڑائیوں اور جھگڑوں اور فسادوں میں لگے رہتے ہیں۔ پس آپس میں محبت و پیار سے پیش آؤ۔ منصوبہ بازی چھوڑ دو۔ غیبت۔ چغلی۔ بدنظری۔ استہزاء وغیرہ سے پرہیز کرو۔ ہمدردی کا مادہ پیدا کرو۔ اگر کوئی بیمار ہو جائے تو اس کو چھوڑ نہ دو۔ بلکہ اس کی خدمت کرو۔ یہ نہیں کہ ہر وقت ہی اس کے پاس گرے رہو۔ اور احتیاط نہ کرو۔ بلکہ اس کے پاس بھی جاؤ اور اتنا ہی اس کے پاس جاؤ۔ جتنا اس کے لئے ضروری ہے اور پوری پوری احتیاط کرو۔ اور اگر موت ہو جائے۔ تو مرنے والے بھائی کو اکرام کے ساتھ دفن کرو۔ مگر اس کے اتنا قریب بھی نہ جاؤ۔ کہ خود کو خطرہ پیدا ہو جائے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو ان ایام میں جبکہ طاعون کا بڑا زور تھا یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ سخت طاعون کے دنوں میں مردہ کو غسل بھی نہ دیا جائے۔ کیونکہ غسل دینے کے لئے بھی بہت قریب جانا پڑتا ہے۔ اور جب ہم انہیں شہید قرار دیتے ہیں۔ تو کیوں نہ شہید کے احکام ان پر جاری کئے جائیں۔ پس اپنی پوری پوری حفاظت کرو۔ اور احتیاط کی تدبیروں کو بھی استعمال کرو۔ اور استغفار اور توبہ بھی کرو اور خدا کے حضور عاجزی کے ساتھ گر جاؤ۔

ایک رؤیا اور اسکی تعبیر

سنہ ۱۹۲۰ء یا سنہ ۱۹۲۱ء میں میں نے اسی مسجد میں ایک خطبہ پڑھا تھا۔ جس میں بتایا تھا۔ کہ مجھے رؤیا میں بتایا گیا تھا۔ کہ طاعون[1] پھر آئے گی۔ ان دنوں پنجاب میں کچھ کم ہو گئی تھی۔ علاقہ بھر میں دس بیس کیس بمشکل ہوتے تھے اور لوگ خیال کر رہے تھے۔ کہ اب نہیں آئے گی۔ اور گورنمنٹ نے بھی یہی کہا تھا۔ کہ اب یہ یہاں سے اڑ گئی۔ اب نہیں آئے گی۔ اس وقت مجھے رؤیا میں طاعون کی پھنسیں دکھائی گئیں۔ اور طاعون کا ایک مریض بھی دکھایا گیا۔ جسے گلٹی نکلی ہوئی تھی۔ پھر میں نے دیکھا۔ کہ میں لوگوں کو کھینچ رہا ہوں۔ کہ ہٹ جاؤ ادھر نہ جاؤ۔ اس کے بعد ملک میں طاعون پھیل گئی۔ اور ساٹھ ساٹھ ہزار سے زیادہ موت پنجاب میں ہوتی رہی۔ گویا ایک ماہ میں ایک لاکھ سے زیادہ اموات کی نسبت قائم ہو گئی۔ کسی جگہ پڑ گئی۔ کسی جگہ بند ہو گئی۔ اب بھی یہی حال ہے۔ بعض جگہ نئی پھوٹ رہی ہے۔ بعض جگہ ختم ہو رہی ہے۔ سو یہ رؤیا اطلاع تھی۔ کہ طاعون دوبارہ ملک میں آنے والی ہے۔

تقویٰ اور تدابیر انسانی

ہماری جماعت کے لئے خدا کے وعدے ہیں کہ اس کی حفاظت کی جائیگی۔ پس ہمیں چاہیئے کہ ان اسباب سے پورا پورا کام لیں جو ہماری حفاظت کر سکتے ہیں۔ اور پھر دعائیں بھی کریں کہ درحقیقت دعائیں ہی ہیں۔ جو انسان کو ان بلاؤں سے بچا سکتی ہیں۔ کثرت سے استغفار کرنا چاہیئے۔ عمدہ اخلاق پیدا کرنے چاہئیں۔ بدظنیوں۔ شرارتوں۔ منصوبہ بازیوں۔ جھوٹوں فریبوں۔ لڑائیوں۔ جھگڑوں فسادوں اور حقوق کے مارنے لوگوں کو نقصان پہنچانے اور ان کے مالوں کو ضائع کرنے سے بچنا چاہیئے۔ ساتھ ہی طبی تدابیر کو بھی اچھی طرح اختیار

---

[1] حضرت مسیح موعود (ع) کے ایک الہام میں افطر و اصوم آتا ہے۔ جس کی حضرت مسیح موعود (ع) نے خود ہی یہ شرح فرمائی ہے کہ خدا تعالےٰ نے مجھے اطلاع دی ہے:۔
"کہ کچھ حصہ برس کا تو میں افطار کروں گا یعنی طاعون سے لوگوں کو ہلاک کروں گا اور کچھ حصہ برس کا میں روزہ رکھوں گا یعنی امن رہے گا۔ اور طاعون کم ہو جائیگی یا بالکل نہیں رہے گی" (رسالہ دافع البلاء صـ)

(الفضل)

کرنا چاہیئے۔ اور دوسروں سے بہت زیادہ اختیار کرنا چاہیئے تاکہ خدا کا امتحان لینے والے نہ بنیں۔

خدا کا امتحان نہ لو جو یہ کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے۔ کہ میں احمدی جماعت کی حفاظت کروں گا۔ اس لئے وہ آپ ہی ہماری حفاظت کریگا۔ ہمیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔ وہ خدا تعالےٰ کا امتحان لیتا ہے اور اسکو سزا ملتی ہے۔ چونکہ ہمارے لئے خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے۔ کہ میں اس جماعت کی حفاظت کروں گا۔ اس لئے ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم اس کا امتحان نہ لیں۔ بلکہ ہمارا یہ فرض ہونا چاہیئے۔ کہ ہم بالخصوص ان تمام اسباب سے کام لیں۔ جن سے ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ہم اس کا شکار ہونے سے بچ سکتے ہیں۔ اور ایسے اسباب تقویٰ کی صورت میں بھی ہیں۔ اور دوسری تدبیروں کی صورت میں بھی۔

دُعا میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے فضل سے قادیان کی پہلی خصوصیت کو قائم رکھے۔ کہ دنیا میں تو طاعون تھی۔ قادیان کے ارد گرد کے علاقے تو اس سے تباہ ہو رہے تھے۔ مگر قادیان خدا کے فضل سے بچی رہی پس میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ اس کی پہلی خصوصیت کو قائم رکھے۔ اور باہر کی جماعتیں بھی۔ کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے خصوصیت کے ساتھ اس سے بچی رہیں۔ میں تو تین مہینہ سے دُعا مانگ رہا ہوں۔ کہ جماعت کی یہ خصوصیت قائم رہے۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بہت سے لوگ۔ توجہ نہیں کرتے۔ اور سستیوں کو نہیں چھوڑتے اور اپنے کاموں یا اپنے بیوی بچوں میں مصروف رہتے ہیں۔ پس ہم سب کو دُعا کرنی چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ اپنے فضل سے ہمیں طاعون سے محفوظ رکھے۔ طاعون کیا وہ تو آگ سے بھی ہمیں نکال سکتا ہے۔ اور طاعون بھی آگ ہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے "آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے"۔ ہم بھی مسیح موعود کے غلام ہیں۔ اور طاعون آگ ہی ہے۔ پس یہ آگ ہماری بھی غلام ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ تقویٰ اور تدابیر سے کام لیں۔ کیونکہ بغیر ان کے کامل فضل اللہ تعالیٰ کا نہیں ہو سکتا۔ پس دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ہمیں سب وہ کام کرنے کی توفیق بخشے۔ جو اس کے کامل فضل کو حاصل کرنے والے ہیں۔ تاکہ ہم اس کے کامل فضل کو پانے والے بنیں (آمین)

خطبہ ثانی میں فرمایا:-

آج جمعہ کی نماز کے بعد چند ایسے جنازے پڑھاؤں گا جن کا جنازہ پڑھنے والے یا تو ایک دو احمدی تھے۔ یا بالکل نہ تھے۔

(۱) پروفیسر محمدؐ صاحب بھاگلپوری کی بیوی قادیان کی رہنے والی اور صفدر خان صاحب مرحوم کی بیٹی تھیں۔ وہ مدراس میں فوت ہوگئی ہیں۔ ان کا جنازہ صرف تین چار احمدیوں نے پڑھا۔

(۲) ملک غلام محمدؐ صاحب عیدی پور۔ ایک ایسے گاؤں میں فوت ہوئے ہیں۔ جہاں کوئی احمدی نہ تھا۔ اور لوگوں نے جنازہ پڑھے بغیر دفن کر دیا۔

(۳) اہلیہ صاحبہ قاضی فضل الٰہی صاحب قریشی سٹیشن ماسٹر کوہاٹ ان کا جنازہ صرف ان کے لڑکے اور خاوند نے پڑھا ہے۔

(۴) عبد الرحیم صاحب بمقام ڈلہیہ فوت ہو گئے ہیں کوئی احمدی ان کے جنازہ پر موجود نہ تھا۔

(۵) دختر میاں محمدؐ شریف صاحب کلرک قلعہ میگزین دلینڈی کوئی احمدی ان کا جنازہ نہیں پڑھ سکا۔

(۶) والدہ میاں احمد الدین صاحب زرگر پنڈی چری شیخوپورہ

(۷) محمد صغیر۔ میر مہدی حسین صاحب کے لڑکے۔ وہ اپنے گاؤں میں فوت ہو گئے ہیں۔

یہ سات جنازے انشاء اللہ تعالیٰ نماز جمعہ کے بعد پڑھاؤں گا۔ سب لوگ میرے ساتھ ان میں شامل ہوں

احمدی بوچیروں کی ضرورت

شیخ محمدؐ یوسف صاحب اینڈ برادرس ٹھیکہ دار کنٹونمنٹ صدر بازار چکرونہ چھاؤنی ضلع ڈیرہ دون کو احمدی بوچیروں کی ضرورت ہے۔ جو اپنے کام میں ہوشیار دیانتدار اور متقی ہوں۔ نیز گورہ پلٹنوں میں راشن کا کام کر سکتے ہوں۔ یا مارکیٹ کی دوکانوں پر کام کر سکتے ہوں۔ جو صاحب یہاں ملازمت کرنا چاہیں۔ بہت جلد اپنی اپنی درخواستیں مع تصدیق چال چلن سیکرٹری امور عامہ یا امیر جماعت مقامی شیخ صاحب موصوف کی خدمت میں چکرونہ چھاؤنی بھیجدیں۔ اور ایک اطلاعی خط مجھے بھی لکھدیں والسلام ۔

(محمد صادق عفی اللہ عنہ ناظر امور عامہ)

ضرورت ملازمین

۳۰ تندرست پنجابی مسلمان سپاہیوں کی جن کو ملک آسام میں اگزیری فورس بٹالین میں اسلحہ کی حفاظت کیواسطے ملازم رکھا جائیگا۔ جن کی عمر ۳۰ سال کے اندر ہو۔ اور جسمانی حالت اور صحت اچھی ہو۔ شرائط ذیل ہیں:-

(۱) کم از کم چار سال کے واسطے نوکری کا اقرار کرنا ہوگا۔

(۲) حسب منشا کمانڈ افسر صاحب ہر سال دو ماہ کی رخصت ملیگی۔ کرایہ آمد و رفت سرکار دیگی۔

(۳) سرکاری خرچ پر اپنے بال بچہ ہمراہ لے جا سکتے ہیں۔

(۴) مکان اور وردی کپڑا مفت ملیگا۔ مگر خوراک نہیں ملیگی۔

(۵) تنخواہ وقت بھرتی ۲۷ ماہوار ہوگی۔ ان ۳۰ آدمیوں سے دس عہدہ دار حسب لیاقت بنائے جائیں گے۔ ان کو ۳۳ ماہوار ملے گا۔

(۶) بھرتی ہونے کے واسطے ریکروٹنگ آفیسر صاحب بہادر لاہور کے دفتر میں صبح ۷ بجے سے ایک بجہ تک رپورٹ کر سکتے ہیں۔

(خداداد۔ رسالدار قادیان)

اشتہارات

ولایت کی نئی کاریگری

ایک دن میں تین شکلیں بدلنے والی

کیمیکل گولڈ سنہری لہریہ دار چوڑیاں

ان کو کاریگر نے اس خوبصورتی کے ساتھ بنایا ہے کہ ہاتھ چوم لینے کو جی چاہتا ہے۔ پانچسو روپیہ کی چوڑیاں منگوا کر ان کے سامنے رکھ دو۔ پھر دیکھو کونسی خوبصورت اور قیمتی معلوم ہوتی ہیں تجربہ کار سنار ہو کا بھی یکایک نہیں بتا سکتا۔ کہ یہ سونے کی نہیں جہاں دکھلایئے۔ انہیں کوئی دوسو روپیہ سے کم نہیں بتا سکتا۔ کسوٹی پر لگاؤ۔ سونے ہی کا کس آئے گا۔ ہاتھوں میں پہنا کر پھر ان کی بہار دیکھئے۔ گھڑی گھڑی میں ایک نئی طرز معلوم ہوتی ہے۔ دو چار الگ ہو جائیں تو پھول پتی معلوم ہوتی ہیں اور سب مل گئیں۔ تو عمدہ قسم کی بیل معلوم ہوتی ہے اور سب الگ ہو جائیں۔ تو عمدہ لہریہ پڑ جاتا ہے۔ ان کو پہن کر عورتیں اگر عورتوں میں پہن بیٹھیں۔ تو وہ عورتیں جو رات دن سونا چاندی پہنتی ہیں انہیں دیکھ کر دنگ رہ جاوینگی اور رہیں گی۔ کہ ایسی ہمیں بھی منگا دو۔ سب کی نظران پر نہ پڑے تو بات نہیں چمک دمک رنگ ان چوڑیوں کا ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ ملمع وغیرہ نہیں جو اتر جائے قیمت ایک سٹ بارہ چوڑیوں کا دام عہ۔ چار سٹ کے خریدار کو ایک سٹ مفت۔ فرمائش کے ساتھ ناپ آنا ضروری ہے۔

محصولڈاک علاوہ:

ایس۔ اے۔ اصغر اینڈ کو مٹیا محل دہلی

تحفہ صرف ایک ہزار ڈاکٹروں کیلئے

۸۲۰۱۰ صرف کیٹریکٹ کے۔ گلوکوما۔ یوکوما۔ ٹرکائی سس اور دیگر امراض چشم کے کثیر التعداد اوپریشن موگا ہسپتال میں ہو چکے ہیں۔ جس کا مقابلہ بہ تعداد اوپریشن یورپ۔ امریکہ اور جاپان بھی نہیں کر سکتا۔ ہر سال یورپ۔ بمبئی۔ مدراس۔ بنگال۔ پنجاب کے سینکڑوں ڈاکٹر کام دیکھنے کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ ہر ایک ڈاکٹر کو شوق ہے کہ وہ سرجری کے متعلق نئی تحقیقات جدید معلومات اور تبدیلیوں کا علم حاصل کرے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے بہت سے ڈاکٹر کئی بار تشریف لائے لیکن ہسپتال کی تمام علمی اور عملی باتوں کے جاننے کے لئے لمبا عرصہ چاہیئے۔ لیکن ہر ایک ڈاکٹر اتنے لمبے عرصہ کے لئے گھر بار یا ملازمت چھوڑ کر نہیں آ سکتا۔ شائقین فن کے شوق کو دیکھ کر اور اس نیت سے کہ ہم پیشہ اصحاب کو تمام مفید باتوں سے آشنا کر دیا جائے۔ ایک کتاب "ڈاکٹر منتھرا داس اینڈ آئی اوپریشنز" نامی لکھ کر شائع کی گئی ہے۔ کتاب میں تمام ضروری مفید معلومات اور ہسپتال کے خاص نسخہ جات بھی درج کر دیئے گئے ہیں۔ طریق اوپریشن مثلاً کیٹریکٹ گلاکوما تصاویر میں دکھایا گیا ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ ہسپتال کی تمام باتیں درج کرنے کے علاوہ۔ فکس۔ سوانزی۔ پارسن۔ فنٹرے مارڈ مے اینڈ ورتھ وغیرہ وغیرہ مستند و معتبر کتب کا نچوڑ بھی دیا گیا ہے۔ گویا اس کتاب کی موجودگی میں اس مضمون کے متعلق کسی اور کتاب کی ضرورت نہیں رہتی۔ اگر ایسی جامع اور مفید کتاب کی قیمت بیس روپے طلب کی جاتی تو بھی ڈاکٹر خرید لیتے۔ لیکن اس خیال سے کہ موگا ہسپتال کے کام کے متعلق یہ پہلی کتاب ہے۔ بطور شگون سعید یہ کتاب صرف ایک ہزار ڈاکٹر صاحبان کو صرف دو روپے فی کاپی کے حساب سے تحفۃً رعایتاً بھیجی جائیگی۔ شائقین فن بہت جلد طلب فرمائیں۔ کیونکہ بعد ازاں خاص قیمت لی جائیگی۔ نامی گرامی ڈاکٹروں کے ریویو اس لئے شائع نہیں کئے جاتے۔ کہ اشتہار کا خرچہ بڑھے گا۔ ہر ایک صاحب کتاب کو خود ہی دیکھ لینگے۔ کتاب ملنے کا پتہ:

ڈاکٹر ایم۔ کے۔ آر۔ موگا۔ پنجاب

تریاق چشم رجسٹرڈ کی تصدیق

نقل ترجمہ انگریزی سارٹیفکیٹ صاحب سول سرجن بہادر کیمبل پور:۔ میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے تریاق چشم جسے مرزا حاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے استعمال کیا ہے۔ میں نے گجرات اور جالندھر میں اپنے ماتحتوں (یعنی ڈاکٹروں) اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا ہے۔ میں نے سفوف مذکور کو آنکھوں کی بیماریوں بالخصوص ککرالوں میں نہایت مفید پایا۔ جیسا کہ دیگر سارٹیفکیٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ دستخط صاحب سول سرجن بہادر۔

نوٹ:۔ قیمت پانچ روپے (صہ) تریاق چشم رجسٹرڈ معہ محصولڈاک موازی ۸ ریذمہ خریدار ہوگا:۔ المشتہر

خاکسار میرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم رجسٹرڈ گڑھی شاہدولہ صاحب گجرات پنجاب

عید کے لئے نادر تحائف

لنگی چیکا گولاسلک نمبر ۱۔ گز ۳ گز ہر وقت تیار رہتا ہے۔ ۹ روپے فی گز اس کے علاوہ آرڈر دینے پر تیار کیا جا سکتا ہے۔ نمبر ۲ ہم روپے فی گز سالک نمبر ۱۔ ۱۵ روپے فی گز۔ نمبر ۲۔ ۱۲ روپے فی گز۔ دوپٹہ زنانہ گولاسلک عرض ۱½ گز۔ طول ۳ گز عہ فی گز۔ ساڑھی جالدار عرض ۱½ گز عہ فی گز۔ ساڑھی خاکی عرض ۱ گز عہ فی گز۔ برائے قمیص عرض ۱ گز ۱۰ فی گز۔ بی ٹائم پیس الشونیا عہ ۔ لانگ الارم عہ۔ لانگ الارم کلمیٹر عہ۔ آلارم ٹائم پیس دیلگیا سے۔ الارم دوہیپٹر ٹائم پیس دیلگیا مہ۔ الارم ٹائم پیس دیلگیا ریڈیم یعنی وقت ہر جگہ نے اور اندھیرے میں وقت بتانے والا عہ۔ الارم ٹائم پیس دیلیس ریڈیم ہے۔ کاربولک ٹوتھ پوڈر (منجن دانت) دانتوں کو صاف اور منہ کو خوشبودار بنانے کے علاوہ دانت کے کیڑے مارتا ہے۔ ۲ روپے فی تولہ۔ اکسیر دندان۔ ہلتے دانتوں کو قائم کر دینا اس کا ایک ادنی کرشمہ ہے۔ ۲ روپے فی تولہ۔ دنیں کے مشہور کارخانہ کی انگلش عینکیں جو آنکھ کو دھوپ اور گرد و غبار سے محفوظ رکھنے کے لئے شہرہ آفاق ہیں ۲ روپے فی عینک۔

المشتہر

مبارک اینڈ سنز لدھیانہ پنجاب

خوشخبری — خوشخبری

احمدیہ جماعت کا جو مقصد ہے

ہمیشہ یاد رکھو

جناب من۔ عرصہ دو سال سے ہم نے سیالکوٹ میں ٹرنکوں کا کارخانہ کھولا ہوا ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ سیالکوٹ کے ٹرنک ہر ملک و ہر شہر میں مشہور ہیں۔ اس کی تعریف کرنی فضول ہے۔ ہمارے کارخانہ میں ہر قسم کے ٹرنک سوٹ کیس۔ یونی فارم کیش بکس۔ ہینڈ بکس ہر وقت آپ کو مل سکتے ہیں۔ ہمارے کارخانہ کی چیز عمدگی دوسرے دوکانداروں سے پائیدار اور خوبصورت اور بارعائت مل سکتی ہے۔ ایک بار آرڈر دیکر آزمایئے۔ نرخ بذریعہ خط و کتابت دریافت کریں۔

آپ کا تابعدار

محمد ابراہیم احمدی اینڈ برادر ٹرنک میکرس سیالکوٹ

طلب نکاح

بندہ نیاز محمد احمدی عمر تقریباً ۱۸ سال ولد خیر الدین ذات ...... ساکنہ قصبہ گڑھ دیوالہ تحصیل و ضلع ہوشیار پور خواندہ ہے اور پیشہ حکمت اپنی چشم سازی کرتا ہے۔ چونکہ کمترین کو شادی کی ضرورت ہے۔ اور بوجہ احمدیت میری اس طرف کی قوم راولی میں شادی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے عرض ہے کہ اقوام راولی میں اگر کوئی احمدی اپنی لڑکی